شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

ماں

''ماں کی دعائیں ہر وقت بچے کی حفاظت کرتی ہیں۔ ہمیشہ رہنے والا رشتہ صرف ماں ہے۔ خوبصورت بچوں کی بھیڑ میں' ایک حبشن ماں کو بھی اپنا ہی بچہ زیادہ پیارا لگتا ہے۔ ماں کی فریاد عرش ہلا کے رکھ دیتی ہے۔ بچہ بیمار ہو تو ماں کو آدابِ دعا خود بخود ہی آجاتے ہیں۔ ماں دشتِ ہستی میں سایۂ ابر ہے۔ ماں کا مقدس چہرہ' بچے کے لیے کل کائنات ہے۔ عورت بنیادی طور پر ایک ماں ہے۔ ماں باپ میں بڑا درجہ ماں کا ہے۔ ماں ہمارے ہر دکھ کا مداوا ہے۔ ماں پریشان ہو تو کائنات بے چین ہو جاتی ہے۔ اولاد کا رونا' ماں کی زندگی کا سب سے زیادہ تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے۔ ماں کی خواہش ہوتی ہے کہ اُس کے بچے کی تکلیف اُسے لگ جائے مگر اُس کے بچے کو کچھ نہ ہو۔ جس گھر میں ماں کا احترام ہوتا ہے' وہ گھر رحمتوں کا گہوارہ ہے۔''

قارئین کرام! ایسے ہی خوبصورت خیالات سے متاثر ہو کر' اس آزاد نظم میں ماں کے حضور حرفِ تحسین پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

مائیں بے چاری
غم کی ماری
بچوں کے دکھ
سہتے سہتے
رگِ حیات کو
بل دیتی ہیں
ہنستے ہنستے
چل دیتی ہیں
ماں کا نافرمان جو بیٹا
جلتا ہے اک آگ کی صورت

اُس کی شہرت، اُس کی عزت
دب جاتی ہے جھاگ کی صورت
اُسی سے مانگو، اُسی کو سو رو
وہ اَن داتا، سب کا داتا
لیکن وہ بھی ہاں نہیں کرتا
جب تک ہاں کرے نہ ماتا
پکی سچی بات ہے یارو!
حق بھی اُس کے ساتھ ہے یارو!
خوش حالی کا محور ماں ہے
ورنہ ہر اک بات میں ناں ہے